

## 4۔ محنت پسند خردمند — مولانا محمد حسین آزاد

### مشکل الفاظ کے معانی

صفحہ نمبر 29: ○ خردمند: عقلمند ○ کلشن حال: زمانہ حال ○ دُور بین: وہ آلہ جس کی مدد سے دُور کے مناظر واضح نظر آتے ہیں ○ ماضی: گزرا ہوا زمانہ ○ استقبال: آنے والا زمانہ ○ روایت کرنا: بیان کرنا ○ پیراہن: لباس ○ بدی: برائی، ○ غبار: گرد ○ اولاد آدم: آدم کی اولاد یعنی انسان ○ مسرت عام: عام خوشی ○ مدام: ہمیشہ ○ عالم: کیفیت، حالت ○ ملک فراغ: ہر طرف فراغت تھی ○ خسرو آرام: آرام کا بادشاہ ○ فرشتہ مقام: فرشتوں جیسا ○ رعیت: رعایا ○ خراج باج: لگان، ٹیکس ○ اطاعت: حکم ماننا ○ گلگشت کرنا: باغ کی سیر کرنا ○ آب حیات: وہ پانی جس کے پینے والے کو کبھی موت نہیں آتی ○ موافق: ٹھیک، مناسب ○ جاڑا: سردی ○ سوا: زیادہ، علاوہ ○ قوت ہاضمہ: خوراک کو ہضم کرنے کی قوت ○ رفیق: دوست ○ رنگارنگ: مختلف اقسام کے ○ مقوی: قوت بخش ○ مفرح: فرحت عطا کرنے والا ○ صبا: صبح کی خوشگوار ہوا ○ نسیم: ٹھنڈی ہوا ○ شمیم: خوشبو ○ زمزمے: نغمے ○ کلیل کرنا: جانوروں کا خوشی سے اُچھلنا۔

صفحہ نمبر 30: ○ جا بجا: جگہ جگہ ○ بسر کرنا: گزارنا ○ بہتات: فراوانی ○ رنج: دکھ ○ مالا مال: بھرپور ○ فارغ البال: بے فکر ○ پھولوں کا تختہ: پھولوں کی کیاری ○ عالم مہک گیا: دُنیا خوشبو سے بھری ○ کھٹک: خدشہ ○ گلزار: باغ ○ شیاطین: شیطان کی جمع ○ ذریات: اولاد ○ غارت: بربادی ○ تاراج: بربادی، لوٹ مار ○ اثر صحبت: تعلق کا نتیجہ ○ بہ موجب: کے مطابق، کی وجہ سے ○ عیش وافر: ضرورت سے زیادہ آرام ○ سامان فراوان: ضرورت سے زیادہ سامان ○ بے احتیاجی: کوئی ضرورت نہ ہونا ○ تو نگری: دولت مندی ○ اپنے تئیں: خود کو ○ افلاس: غربت ○ احتیاج: حاجت ○ پیرزادہ: پیر کی اولاد ○ طمع خام کا خمیر: لالچی طبیعت ○ معتقد: اعتقاد رکھنے والا، عقیدت مند

صفحہ نمبر 31: ○ حاجت مند: ضرورت مند ○ نحس قدم: منحوس ○ انواع و اقسام کی: مختلف قسموں کی ○ ساگ پات: معمولی کھانے ○ نباتات: پودے ○ گزران: گزر اوقات ○ ٹڈی دل: ٹڈیوں کا گروہ، بہت بڑی فوج ○ وبا: پھیلنے والی بیماری ○ غول: گروہ ○ تہلکہ: تباہی ○ یک قلم: فوراً ○ بالکل: تمام ○ رنگ بے رنگ: بہت بُرے حالات ○ برائے خدا: خدا کے واسطے ○ خفا: ناراض ○ فرشتہ سیرت: بہت نیک ○ بے کس: بے بس، لاچار ○ سلطنت: حکومت

صفحہ نمبر 32: ○ سراغ: نشانی، پتا ○ دامن کوہ: پہاڑ کا دامن ○ قوی ہیکل: مضبوط جسم والا ○ جھم جھمایا ہوا: چہرہ: ایسا چہرہ جس پر جھریاں پڑی ہوں ○ تمتمایا ہوا: چمکتا ہوا ○ ریاضت: محنت ○ اوزار: آلات ○ سب کے منہ کا نوالہ: سب کی بات ماننے والا، کمزور ○ ریلا: لہر، دھکا ○ منجدھار: سمندر یا دریا کا وسط

○ شوریٹ: بنجر پین ○ آزار: مشکل، دکھ، مصیبت۔

صفحہ نمبر 33: ○ اپنے ڈھب پر: اپنی مرضی کے مطابق ○ تسخیر کر لینا: فتح کر لینا ○ دل بھایا: دل جیت لیا ○ خیر خواہ: بھلائی چاہنے والا ○ مذکور: جس کا ذکر کیا گیا ہو ○ تحمل: برداشت ○ سینچنا: سیراب کرنا ○ کمر باندھنا: پختہ ارادہ کر لینا ○ دیمک کی طرح روئے زمین کو لپٹ گئے: مستقل مزاجی سے اپنے اپنے کام کرنے لگے ○ رعیت: رعایا ○ سلطان: بادشاہ ○ لقب: وہ نام جو کسی خوبی یا خامی کی وجہ سے مشہور ہو جائے۔

### سبق کا خلاصہ

زمانے کے لباس پر گناہ کا داغ لگنے سے قبل ہر انسان خوشی اور بے فکری کی زندگی گزارتا تھا گویا یہ دنیا ملک فراغ تھی جس میں خسر و آرام کی حکومت قائم تھی۔ لوگ قدرتی گلزاروں میں سیر کرتے، آب حیات کے دریاؤں میں نہاتے۔ ہمیشہ صبح کا وقت اور بہار کا موسم رہتا۔ نہروں کے ٹھنڈے میٹھے پانی میں شربت سے زیادہ لذت اور دودھ سے زیادہ طاقت تھی۔ جنگلوں کی پیداوار لذیذ اور طاقت بخش کھانے کا کام دیتی تھی۔ خوشبودار ہوائیں چلتی تھیں اور خوش آواز پرندے نغمہ سرا رہتے تھے۔ عیش و آرام کا قدرتی سامان سب کے لیے وافر تھا سب خوش رہتے تھے اور کوئی دوسرے کو رنج نہ پہنچاتا تھا پھر ایک میدان میں تیز اور گرم ہوا لے پھولوں کا ایک تختہ کھلا جس کی تاثیر سے ہر شخص کو یہ خیال پیدا ہوا کہ سامان عیش و آرام صرف اسی کو میسر ہونا چاہیے اور دوسروں کو محروم رہنا چاہیے۔ اس طرح فریب کے جاسوس، سینہ زوری کے شیاطین اور ان کی اولاد یعنی غارت، تاراج اور لوٹ مار بھی آ پہنچے اور ڈاکے مارنے لگے۔ غرور، خود پسندی اور حسد نے بھی ڈیرے ڈال لیے پہلے لوگ بے احتیاجی اور سامان عیش میسر ہونے کو تو نگری کہتے تھے لیکن اب یہ سمجھنے لگے کہ سب کچھ میسر ہونے کے باوجود کوئی اس وقت تک تو نگر نہیں ہو سکتا جب تک ہمسایہ اس کا محتاج نہ ہو۔ لوگ اپنے خوش حال ہمسایوں سے جل جاتے اور خود کو محتاج خیال کرتے تھے۔ اس بد نیتی کے زیر اثر سب انسان احتیاج اور افلاس کے مرید ہو گئے اور ہر شخص خود کو حاجت مند ظاہر کر کے فخر کرنے لگا اب ملک فراغ کا رنگ بدل گیا سال میں چار موسم ہو گئے زمین بنجر ہو گئی اور لوگ ساگ پات اور ادنیٰ نباتات پر گزارا کرنے لگے، پھر مختلف وبائی امراض حملہ آور ہوئے اور قحط نے اولاد آدم کو لاچار کر کے رکھ دیا۔ تدبیر اور مشورہ نے دنیا سے الگ ہو کر سب کے درخت میں جھولا ڈال رکھا تھا لوگ ان کے پاس گئے اور احتیاج و افلاس سے نجات پانے کی تدبیر پوچھی وہ ناراض ہوئے اور کہا کہ اپنے کیے کا علاج نہیں تم نے خسر و آرام جیسے نیک سیرت بادشاہ کی قدر نہ کی اور یہ دن دیکھے۔ ہم نے سنا ہے کہ احتیاج و افلاس کا ایک بیٹا ہے جس کا نام محنت پسند خردمند ہے۔ اس نے اُمید کا دودھ پیا ہے ہنرمندی کے ہاتھوں پلا ہے اور کمال کا شاگرد ہے اس کی خدمت کرو لوگوں نے تدبیر اور مشورے کا شکر یہ ادا کیا اور محنت پسند خردمند کی تلاش میں نکلے جو دامن کوہ میں ملا، چہرہ ہوا سے جھبر جھریا، دُھوپ سے تمتمایا ہوا، بدن مشقت کی ریاضت سے اینٹھا، پسلیاں ابھری ہوئی تھیں، کھیتی باڑی اور معماری کا سامان پاس تھا، لوگوں کی بات سن کر قبہہ مارا اور بولا عیش پسند اور نادان انسانو! خسر و آرام کمزور کام چور اور کم